رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۵

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپیہ

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۶ | ۱۷ مئی ۱۹۱۹ء | شنبہ | ۱۶ شعبان ۱۳۳۷ ہجری | نمبر ۸۷

مدینۃ المسیح

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور ۱۵ مئی ۸ بجے قادیان رونق افروز ہوئے۔ آپکے ساتھ تحصیلدار صاحب اور افسران پولیس بھی تھے ایک گھنٹہ پختہ بازار - مدرسہ احمدیہ - لائبریری اور مختلف مقامات کا ملاحظہ فرمایا۔ اور واپس تشریف لے گئے۔ صاحب ممدوح اخلاق کریمانہ رکھنے والے حاکم ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات ہوئی۔ دارالامان میں رہنے والے افغانوں کی عقیدت سلسلہ احمدیہ کی خدمات متعلقہ گورنمنٹ پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ ملزمان زیر تفتیش دربارہ مسروقہ گھوڑا و گھوڑی کو بھی دیکھا اور

اخبار احمدیہ

"یہ مضمون جس میں بہت سے مژدہ ہائے جاں نواز ہیں۔ عطیہ ہے میرے کرمفرما ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر کا جنہیں خدا کے فضل سے ایسا موقعہ حاصل ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے صیغہ مکاتبات کا افسر ہونے کی حیثیت سے ہندوستان اور اس سے باہر کی احمدی جماعتوں کے ایسے ایسے حالات ہمیں سنائیں۔ جو ایک مومن کی بالیدگی روح کا موجب ہو سکتے ہیں۔"

انگلستان حضرت قاضی صاحب اور مفتی صاحب اپنے کام میں مصروف ہیں متلاشیان حق متواتر اور بکثرت آتے رہتے اور اسلام اور احمدیت کے متعلق تحقیقات کرتے رہتے ہیں۔ احباب کرام کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ مبلغین ولایت کی تبلیغ کے ماتحت دو قسم کے آدمی تیار ہوتے ہیں۔

(اول) وہ جو باقاعدہ شرائط بیعت سنکر اور احمدیت سے واقف ہو کر بیعت فارم پر دستخط کرتے ہیں اور احمدی کہلاتے ہیں۔

(دوم) وہ جو ذیل کی شرائط پڑھکر انھیں تسلیم کرتے اور ان شرائط والے فارم پر دستخط ثبت کر کے ایمان لاتے اور تصدیق کرتے ہیں۔ ان کا نام ہم مصدقین رکھتے ہیں۔

مصدقین کے فارم کی عبارت میں تسلیم کرتا ہوں یا کرتی ہوں:

(۱) لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

(۲) احمد قادیانی اس زمانہ کے نبی ہیں۔
(۳) قرآن پاک آخری شریعت ہے۔
(۴) بدھ۔ کرشن۔ زرتشت۔ کنفیوشس۔ موسیٰ عیسیٰ علیہ السلام سب خدا کے نبی تھے
(۵) مسیح کا مقبرہ کشمیر ہندوستان میں ہے جس میں وہ مدفون ہے۔
(۶) وحی والہام کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوا
(۷) خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے کلام کرتے ہیں۔
(۸) جماعت احمدیہ کے موجودہ امام و پیشوا حضرت اقدس محمود خلیفہ ثانی ہیں۔

ایک لیڈی کی درخواست بیعت

تازہ ڈاک ولایت میں ایک لیڈی کی درخواست بیعت موصول ہوئی ہے۔ اس درخواست کا ترجمہ حسب ذیل ہے:

"بحضور حضرت اقدس میرزا بشیر الدین محمود احمد قادیان
حضور اقدس! عقائد احمدیہ کے ساتھ اتفاق کرتی ہوئی۔ میں اعلان کرتی ہوں کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اور حضور سے ملتمس ہوں کہ مہربانی فرما کر مجھے اپنے سلسلہ میں داخل فرما لیں۔ اور میرے لئے دعا کریں۔ میں ہوں حضور اقدس کی نہایت تابعدار مس ... بارکر موز۔

سیلون احمدیان سیلون نہایت استقلال اور محنت سے کام کر رہے ہیں ان میں سے ہر ایک مبلغ ہے۔ اس جماعت کے امام مولوی۔ ا۔ پی ابراہیم مالابار سکنہ مہی علاقہ فرانسیسی ہیں جو پہلے قادیان میں رہ چکے ہیں۔ اور اب کولمبو میں تجارت کا کام کرتے ہیں۔ احمدیان سیلون تبلیغ اسلام و سلسلہ عالیہ تحریر و تقریر ہر دو طور سے کرتے ہیں۔ ان کے مباحثات وہاں کے لوگوں سے ہوتے ہیں۔ اور اب ہوتے رہتے ہیں۔ انجمن کے ہفتہ وار جلاس میں تقریریں ہوتی ہیں ... سوال و جواب کا موقع دیا جاتا ہے۔ علاوہ تقریروں کے انجمن احمدیہ کولمبو کا ہفتہ وار ... اخبار نہایت مفید کام کر رہا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضات کا نہایت ... جواب دیتا ہے۔ کولمبو کے نوجوان احمدیوں نے اب ایک نئی مجلس کی بنیاد رکھی ہے۔ جو ٹریکٹ شائع کرتی ہے۔ اور اس جماعت نے تامل و انگریزی میں نہایت کار آمد ٹریکٹ شائع کئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ احمدیان کولمبو کا ہاتھ بٹائیں۔ اور ان ٹریکٹوں کی اشاعت میں مدد کریں۔ ٹریکٹوں کے متعلق تمام خط و کتابت

Mr. W. M. Thaha
216 Post Box
Colombo

کے نام ہونی چاہئے۔

نو مبائعین تازہ مبائعین کی فہرست حسب ذیل ہے:
(۱) ڈبلیو۔ اے۔ نور دین۔ (۲) عبد الرحمٰن یوسف لیبے۔ (۳) ای۔ اے۔ ابراہیم اوہم (۴) ای۔ این۔ ناگو پچے (۵) محمد صالح (۷) فاطمہ امینہ (۸) کے فاطمہ (باقی دارد)

ایک احمدی کی قدردانی

حضور لفٹنٹ گورنر ہنر آنر بہادر نے دوآب پر دو مستطیل قطعات اراضی کا عطیہ حکیم محمد عمر ساکن فیروز پور شہر کے لئے منظور فرمایا ہے۔ یہ عطیہ اُن خدمات کے صلہ میں ہے۔ جو حکیم محمد عمر نے تین سال تک ڈاکوؤں کے ایک نہایت خوفناک گروہ کی گرفتاری میں صوبہ کے فوجداری انتظام کے ساتھ کی ہیں۔ اس گروہ کا سرغنہ غلام محبوب شاہ تھا۔ اور اس میں کئی مشہور اور بیباک ڈاکو تھے۔ جنھوں نے پنجاب کے کئی ضلعوں میں ڈاکے ڈالے۔ پہلے تو اُنکی حرکات صرف مواشی چرانے اور چوری کرنے تک محدود رہیں لیکن بتدریج وہ سنگین جرائم کا ارتکاب کرنے لگے۔ اور بالخصوص فیروز پور کے متصل اضلاع میں ڈاکہ ڈالنے میں مہارت حاصل کر لی۔ یہ گروہ کئی سال تک پولیس کے تعاقب سے بچتا رہا کیونکہ اس کے سرغنے سید ہونے کی وجہ سے دیہات میں مذہبی رسوخ رکھتے تھے اور اپنے راز کو باہر کے آدمیوں سے نہایت محفوظ رکھتے تھے آخر کار تمام گروہ اپنے سرغنوں سمیت گرفتار ہوا اور تمام ڈاکوؤں کو عدالت نے قرار واقعی سزائیں دیں۔

(بقیہ خبریں)

برطانوی پیشقدمی کل ہماری فوج نے افغان افواج کو مختلف مقامات سے جن پر انھوں نے لنڈی کوتل کے نواح میں ہماری حدود کے اندر قبضہ کر لیا تھا۔ پسپا کر دیا۔ گورنمنٹ کے پاس بہت بھاری طاقت ہے۔ اور امیر کو اس بیوجہ اور بیجا حملے کی ایسی سریع سزا دیجائیگی جس کا وہ مستحق ہے

شملہ ۱۲ مئی۔ لنڈی کوتل سے آگے بڑھ کر ہماری فوج نے خرگلی پر حملہ کیا اور قبضہ کر لیا۔ جس کا یہ فائدہ ہوا کہ باغ کا گاؤں اور پانی کے چشمے ہمارے قبضے میں آگئے۔ افغانوں کی تین توپیں اور گھوڑوں کی دو ٹیمیں ہمارے ہاتھ آئیں۔

خوست والے بھی امیر سے نا امید ہو گئے کیونکہ ان کو ہتھیار نہیں پہنچے۔

حضور وائسرائے کے کہنے پر سر جارج روس کیپل چیف کمشنر شمال مغربی سرحدی صوبہ اپنے عہدہ جلیلہ سے سبکدوش نہیں ہونگے۔

گجرات کے دونوں مقدمات میں ۷ ملزموں کو سزائے عمر قید بعبور دریائے شور و ضبطی جائداد دیگئی۔ اور ۱۹ ملزم بری کر دئے گئے ہیں۔ گجرات میں ۱۴۔ اپریل کو مفسدانہ نوٹس چسپاں کئے گئے تھے۔ جن میں لوگوں کو دھمکی دیگئی تھی اور بغاوت کا اعلان تھا۔ ۵ اکو بلوائی جمع ہوئے۔ یہ لوگ مشن سکول پر جا کر حملہ آور ہوئے۔ جہاں انھوں نے اسباب اور کھڑکیوں کو توڑ ڈالا۔ پھر بعد میں ریلوے سٹیشن کو گئے۔ اور تار اور ٹیلیفون کے اوزاروں کو توڑ دیا۔ اور کاغذات اور ٹکٹ گھر کو جلا دیا

سفیر کی واپسی چونکہ افغانستان کے ساتھ لڑائیاں شروع ہو گئی ہیں۔ اس لئے کابل میں مقیم برٹش ایجنٹ کو واپس بلا لیا گیا ہے گورنمنٹ ہند کے پاس افغان سفیر جو گذشتہ دنوں اپنے عہدے سے سبکدوش کرنے کے لئے شملہ میں پہنچا تھا فوراً افغانستان کو واپس چلا جائیگا۔ مسٹر میک لائن جو آخری برٹش ملازم افغانستان آئے ہیں بیان کرتے ہیں کہ افغانستان میں جنگی تحریک کی راہ نمائی میں روسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۔ ۱۷ مئی ۱۹۱۹ء

حضرت مسیح موعود کے نشانات کو باسی نہ کرو

ہمارا اور غیر مبایعین کا طرز تبلیغ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اس وقت مبعوث فرمایا جب دنیا کی ظاہری و باطنی حالتوں میں تغیر آگیا تھا۔ اور اس لئے مبعوث فرمایا کہ تا آپ کے ذریعہ دنیا ہر قسم کی ضلالتوں۔ گمراہیوں بدکاریوں۔ بداعمالیوں اور بدعقیدگیوں سے نجات پائے آپ آئے اور اپنے ساتھ خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات لائے۔ جن سے حق و باطل میں تمیز ہو۔ باطل کا سر کچلا جائے۔ حق کا بول بالا ہو۔ ضلالت کی ظلمت دور اور حق کے نور کا ظہور ہو۔ اور جیسا کہ آپ کے آقا سید المرسلین سیدنا و مولٰنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کسی خاص ملک یا قوم یا رنگ سے مخصوص نہ تھی۔ اسی طرح آپ کے رنگ میں رنگے جانیوالے آپ کے بروز اکمل حضرت مسیح موعود کی بعثت بھی عام تھی اور کسی خاص طبقہ سے مخصوص نہ تھی بلکہ آپ کی اُمت دعوۃ ہر اسود و احمر ابیض و اصفر ہے۔ اس لئے آپ کی صداقت کے لئے جو نشانات ظاہر ہوئے۔ وہ بھی کسی خاص ملک میں ظاہر نہیں ہوئے بلکہ تمام جہان میں ظاہر ہوئے۔ اور ہر زمین پر ظاہر ہوئے۔ چین کی زمین نے آپ کے نشانات کو دیکھا۔ جاپان میں آپ کے نشانوں نے جلوہ دکھایا روس کی زمین نے آپ کے لرزہ انداز نشانات کا ملاحظہ کیا۔ یورپ کی زمین کئی سال اس زلزلہ سے متزلزل رہی۔ جو مسیح موعود کی صداقت کے لئے حضور کی پیشگوئی کی وجہ سے وہاں ظہور میں آیا۔ غرض دنیا کا کونسا حصہ اور کونسا طبقہ ہے جس میں آپ کے جلالی اور جمالی نشانات کا ظہور نہیں ہوا۔ اب سوال ہوتا ہے۔ کہ یہ تمام نشانات آپ کو کیوں دیئے گئے تھے۔ زور آور حملے کیوں ہوئے تھے۔ اس کا ایک ہی جواب ہے۔ کہ تا خدا اپنے مسیح کی صداقت کو ظاہر کرے۔ اور دنیا کو دکھا دے۔ کہ جو خدا کی طرف سے آتے ہیں۔ اگر دنیا انکو قبول نہ کرکے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کرتی ہے۔ تو وہ کافر نعمت مخلوق کس قسم کے عذابوں میں گرفتار کی جاتی ہے۔ اور اس طرح وہ پیغام جس کو اسنے محبت و آشتی سے نہیں سنا تھا ان مصیبت ڈھانے والے سوانحات کے ذریعہ سنے اور دیکھے۔ اور دیکھ کر ہدایت کی راہ کو قبول کرے۔ اور ہلاکتوں سے نجات پاکر فلاح دارین حاصل کرے۔

جیسا کہ قدیم سے سنت انبیاء ہے کہ ان کے اتباع چونکہ ان نشانات کے شاہد ہوتے ہیں اس لئے وہ ان نشانات کو دنیا کو بتاتے سمجھاتے اور منواتے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کے اتباع کا بھی یہی فرض ہے۔ چنانچہ اخبار پیغام صلح (کہ جو سنا ہے پہلے وہاں ہم سے تعلق رکھنے والے مسیح موعود کے ذکر کو ولایت میں سم قاتل بتلاتے۔ اور آپ کے دعاوی و نشانات کو اس انسان پرستی کی زمین میں پیش کرنا اپنے اسلام کی اشاعت میں سدراہ بتاتے رہا ہے) اپنی ۱۰ اپریل کی اشاعت میں حضرت مسیح موعود کی ایک تحریر نقل کرتا ہے جس میں حضرت اقدس نے اپنے بعض نشانات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے۔ کہ:-

"ہماری جماعت کا جس نے مجھے پہچانا ہے فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان نشانات کو باسی نہ ہونے دے۔ اس سے قوت یقینی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ ان نشانات کو پوشیدہ نہ رکھے۔ اور جنہوں نے دیکھے ہیں۔ وہ ان کو بتلاویں۔ جو غائب ہیں تاکہ بدیوں سے بچیں اور خدا پر تازہ ایمان پیدا کریں اور ان نشانات کو عمدہ براہین سے سجا سجا کر پیش کریں۔ یاد رکھو جو لوگ دلائل اور براہین کو غور سے نہیں دیکھتے۔ وہ اندھے ہوتے ہیں۔ اور حق کو نہیں دیکھ سکتے۔ اور ان کے سننے کے کان نہیں ہوتے۔ یہ لوگ چارپائے۔ بلکہ ان سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔ اور خدا ان کی زندگی کا متکفل نہیں ہوتا۔"

ہم پیغام صلح کے اراکین سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں بتائیں کہ کیا وہ اس فرض کو جو حضرت مسیح موعود کی جماعت میں ہو کر ان پر عائد ہوتا ہے۔ پورا کر رہے ہیں۔ ان کے بڑے سے بڑے واعظ اور لیکچرار جن کے مساعی سے ان کی کسی قدر غیروں میں رونق بازار ہے۔ وہ خواجہ کمال الدین صاحب ہیں۔ ایک عرصہ گذر گیا ہے۔ کہ وہ ولایت میں بیٹھے ہیں کیا وہ ہمیں بتائیں گے۔ کہ آج تک انھوں نے حضرت مسیح موعود کی صداقت پر وہاں کتنے لیکچر

دیگر۔ ان کشتوں کو خط و کتابت کے ذریعہ خدا کے
تازہ نشانات کا علم بخشا اور ان کے رسالہ بھی کتنے
ہی عیسائی حضور کی صداقت پر لکھ گئے۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جناب خواجہ صاحب
جو یورپ کی نئی بستی توحید کے باشندے ہیں انکے
سامنے حضرت مسیح موعود کے ذکر مبارک کو تبلیغ اسلام
کے بہت بڑی ایک ناقابل اصلاح ... سمجھتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ ... یہ بتلا رہے ہیں کہ اسلام
فرقوں سے پاک ہے۔ اگر ان لوگوں کو یہ پتہ لگ جائے
کہ اسلام میں فرقے ہیں۔ تو کوئی شخص اسلام کی طرف
نظر بھی نہ کرے۔ کیونکہ عیسائیت کے فرقوں نے
ان کو پریشان کر رکھا ہے۔ ... لئے اس فقرہ میں
آکر یورپ کے لوگ ان کے پیش کردہ اسلام میں
شامل ہو رہے ہیں کہ اسلام میں فرقوں کے
وجود سے انکار کرنا ایک بڑا جھوٹ ہے۔ کیونکہ
موجودہ مسلمان اور ان کے ہم خیال خواجہ صاحب
و مولوی محمد علی صاحب جس اسلام کو یورپ کے
سامنے پیش کر رہے ہیں۔ وہ واقعی بہتیرے فرقوں
میں منقسم ہو چکا ہے۔ باوجود اس حقیقت کے تعجب ہے
کہ خواجہ صاحب یورپ کو کہتے ہیں کہ ان کے اسلام میں
کوئی فرقہ نہیں۔

دوسری بات خواجہ صاحب یہ کہتے ہیں کہ وہ تو
لا اله الا الله منوا رہے ہیں حالانکہ وہ بھولے ہوئے ہیں
کہ ... توحید جو نبی کے ذریعہ قائم نہ ہو۔ اور تازہ نشانات
جس کی تائید میں نہ ہوں۔ ایک رسم ہے کہ جس کا
حقیقی اصل کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ سچی توحید بغیر نبی اور ان
زندہ اور تازہ نشانات کے جو خدا کے نبیوں کے
واسطے سے دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں پیدا ہو ہی نہیں
سکتی۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام فرماتے ہیں:

"مگر یاد رکھو جو توحید کی جڑ ایمان بالرسول ہے اگر اسی کو
ہی علیحدہ کر دیا جائے۔ تو توحید کیونکر قائم
رہیگی۔ توحید کا موجب اور توحید کا پیدا کرنے
والا۔ اور توحید کا باپ اور توحید کا سرچشمہ اور
توحید کا مظہر اتم صرف نبی ہی ہوتا ہے۔ اسی کے
ذریعہ سے خدا کا مخفی چہرہ نظر آتا ہے۔ اور
پتہ لگتا ہے کہ خدا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۱)

اگر کہا جائے کہ ہم ساتھ محمد رسول اللہ بھی
منوا رہے ہیں تو یہ بھی درست نہیں کیونکہ محمد رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان بھی بغیر تازہ نشانات کے
نہیں لایا جا سکتا۔ جیسا کہ حضرت اقدس خود فرماتے
ہیں:-

"توحید کی ماں نبی ہی ہوتا ہے۔ جس سے توحید
پیدا ہوتی ہے۔ اور خدا کے وجود کا اسی سے
پتہ لگتا ہے........ اس نے اپنے نبی
کریم کی سچائی ثابت کرنے کے لئے زمین و
آسمان نشانوں سے بھر دیا ہے۔ اور اب
**اس زمانہ میں بھی خدا نے مجھ
ناچیز خادم کو بھیج کر ہزارہا نشان آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے
لئے ظاہر فرمائے ہیں۔ جو بارش کی
طرح برس رہے ہیں۔"** (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵)

پھر دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں:-

"جو مجھے نہیں مانتا۔ وہ خدا اور رسول آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں مانتا۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

اور حضرت مسیح موعود کو خدا نے اسی وقت بھیجا جب
وقت کہ ایک آسمانی مصلح کی ضرورت تھی چنانچہ
ہزارہا زمینی اور آسمانی نشانوں سے آپ کے
دعوے کی صداقت ظاہر ہوئی۔ اب ان لوگوں
کا جنہوں نے آپ کے دعوے کو تسلیم کیا ہے۔
فرض ہے کہ وہ آپ کے ان نشانات کو باسی نہ ہونے
دیں۔ چونکہ وہ نشانات دنیا کے ہر حصے سے متعلق
ہیں۔ اس لئے جماعت کا فرض ہے کہ ہر زمین
کے لوگوں کے سامنے ان کو پیش کریں تاکہ
وہ لوگ اسلام اور زندہ اسلام پر ایمان لائیں۔
اور ظلمتوں، ضلالتوں اور ہلاکتوں سے نجات
پائیں۔ جو ایسا نہیں کرتا وہ آپ کے اس ارشاد
کی ہتک کرتا ہے۔ اور خدا کے منشا کو پورا نہیں کرتا۔ پس ایسا
شخص یا لوگ اپنے تئیں حضور کی جماعت میں نہیں کہہ سکتے۔

آخر میں ہم صرف اتنا اور بیان کر کے اس مضمون
کو ختم کرتے ہیں۔ کہ پیغام صلح کے ایڈیٹر صاحب بتائیں
کیا ان کا طرز تبلیغ جو ولایت میں ہے حضرت
مسیح موعود کے اس ارشاد کے مطابق ہے یا خلاف؟ اگر مطابق ہے تو ثبوت
دیا جائے۔ اور اگر خلاف ہے۔ تو کیا یہ حضرت
مسیح موعود کی نافرمانی نہیں ہے۔ اور کیا یہ ان نشانات
کو باسی کرنا نہیں ہے۔ جو خدا نے مخلوق کی ہدایت
کے لئے تازہ بتازہ اسلام کو زندہ مذہب ثابت
کرنے کے لئے نازل فرمائے ہیں۔

تعجب ہے کہ حضرت مسیح موعود تو فرماتے ہیں
کہ وہ نشانات جو آپ کو دئے گئے ہیں۔ آپ کو
ماننے والی جماعت کا فرض ہے کہ ان کو باسی نہ ہونے
دے۔ لیکن خواجہ صاحب وغیرہ کہتے ہیں۔ کہ
یورپ میں ابھی ان نشانات اور حضور کے دعاوی
پیش کرنے کا وقت نہیں ہے۔ کیا وہ وقت اس
وقت آئے گا۔ جب نشانات باسی ہو جائیں گے
اور ان نشانات کو دیکھنے والا کوئی دنیا پر موجود
نہیں رہیگا۔

اگر غیر مبایعین کے دل میں واقعی خدا کے
مسیح اور ان الٰہی نشانات کی جو حضور کو دئیے گئے
ہیں کچھ عزت و عظمت و وقعت و احترام و اہمیت
ہے۔ تو ان کا فرض ہے کہ اپنے موجودہ طریق تبلیغ
کو چھوڑیں۔ اور حضرت مسیح موعود کے وجود کو کہ
وہ بھی ایک نشان عظیم ہے۔ اور حضور کے دیگر
نشانات کو پیش کریں۔ اگر غیر احمدی روپیہ دینا
بند کر دیں گے تو کچھ پروا نہ کریں۔ اور اس
روپیہ کو لعنت قرار دیں۔ کیونکہ یہ روپیہ ان سے
ایک صحیح راستہ چھڑا کر غلط راستہ پر ڈال
رہا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کی وصیت پر عمل
کریں۔ اور سمجھ لیں کہ ان کا اسلام اور ہے۔
اور ہمارا اور۔

جماعت احمدیہ کی مسلمہ وفاداری

(۴)

ہم گذشتہ نمبروں میں دکھا چکے ہیں کہ جماعت احمدیہ نے گذشتہ فساد کے دوران میں جو وفاداری اور اطاعت شعاری کا ثبوت دیا۔ یہ نتیجہ ہے اس تعلیم مقدس کا جو اس زمانہ میں مبعوث ہونیوالے خدا کے عظیم الشان نبی نے قرآنی تعلیم ارشاد کے ماتحت اپنی جماعت کو دی تھی۔ اور جو نمونہ جماعت نے اس پر آشوب وقت میں اطاعت کا دکھایا ویسا ہی ظہور میں آنا تھا کیونکہ ازلی و ابدی خدا ایسا ہی مقدر فرما چکا تھا۔ اور خدائی مکالمات کے ذریعہ قبل از وقت دنیا کو بتایا جا چکا کہ اس رنگ میں بھی خدا کے نبی کے نشانات صدق ظاہر ہونگے۔

آج ہم حضرت اقدس کی ایک اور عبارت پیش کرتے ہیں۔ جو حضور نے ۴ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ سے بیعت کرنے والوں کی ہدایت کے لئے شائع فرمائی تھی۔ اور جس میں بتایا تھا کہ جو لوگ ہم سے بیعت کریں گے۔ اور اس سلسلہ میں داخل ہونگے۔ ان کے کیا فرائض ہونگے۔ یہ مضمون ازالہ اوہام میں شائع ہو چکا ہے۔ اس لئے ہم ازالہ اوہام طبع اول کے صفحہ ۴۲ کے حاشیہ کو ذیل میں درج کرتے ہیں۔ تاکہ احباب کے ازدیاد ایمان کا باعث ہو۔ اور لوگوں کو نظر آ جائے کہ جماعت احمدیہ نے کن حالات میں۔ اور کس کے زیر سایہ تربیت پائی ہے۔ اور گورنمنٹ کے متعلق اس کا رویہ کیا ہے؟ حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ۔

اس جماعت کے نیک اثر سے جیسے خلائق متنفع ہونگی۔ ایسا ہی اس پاک باطن جماعت کے وجود سے گورنمنٹ برطانیہ کے لئے انواع و اقسام کے فوائد متصور ہونگے جن سے اس گورنمنٹ کو خداوند عزوجل کا شکر گذار رہنا چاہئے۔ ازانجملہ ایک یہ کہ یہ لوگ سچے جوش اور دلی خلوص سے اس گورنمنٹ کے خیر خواہ اور دعا گو ہونگے۔ کیونکہ بموجب تعلیم اسلام (جس کی پیروی اس گروہ کا عین مدعا ہے) حقوق عباد کے متعلق اس سے بڑھ کر کوئی بدذات اور خبیث اور ظالم اور پلید مادہ نہیں کہ انسان جس سلطنت کے زیر سایہ با امن و عافیت زندگی بسر کرے۔ اور جس کی حمایت سے اپنے دینی و دنیوی مقاصد میں آزادی کی کوشش کر سکے اس کا بدخواہ و بد اندیش ہو۔ بلکہ جب تک ایسی گورنمنٹ کا شکر گذار نہ ہو تب تک خدا تعالیٰ کا بھی شکر گذار نہیں۔ پس چونکہ سراسر فائدہ اس بابرکت گروہ کی ترقی سے گورنمنٹ کو یہ ہے۔ کہ ان کا عملی طریق موجب انسداد جرائم ہے۔ فتفکروا وتاملوا۔

التقریظ

اتالیق

اس نام سے چھوٹی تقطیع پر ایک ماہوار رسالہ جناب ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی سابق ایڈیٹر اخبارات حال تاجر کتب قادیان نے۔ احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کی غرض سے شائع فرمایا ہے۔ پہلا نمبر مع ٹائٹل پیج ۲۰ صفحہ پر شائع ہوا ہے۔ اور اسی تعداد میں شائع ہوتا رہیگا۔ جب تک صفحات کے بڑھانے کی مالی حالت اجازت نہیں دیگی۔ ٹائٹل پیج رنگین اور باقی کاغذ سفید۔ دبیز اور عمدہ ہے۔ خط ایسا ہی جیسا ابتدائی درسی سرکاری کتابوں کا ہوتا ہے۔ جس کو بچے بہت آسانی سے پڑھ سکتے ہیں۔ زبان ایسی سہل اور آسان کہ پڑھ کر حیرت ہوتی ہے۔ طرز بیان ایسا دلکش اور سلجھا ہوا کہ بے اختیار قلم چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ اس رسالہ میں جس قدر عنوان رکھے گئے ہیں وہ سب ایک سے ایک ضروری اور دلچسپ اور ہر عنوان کے ماتحت جو کچھ لکھا ہے سبحان اللہ۔ حقیقت یہ ہے کہ احمدی بچوں کے لئے ایک ایسے رسالہ کی سخت ضرورت تھی جو ان کو دین و اخلاق سکھلائے اور تعلیمی کر بتائے۔ اور ان کو علم کے میدان میں چلا سکے۔ اس میں شک نہیں کہ بچوں کے لئے آج کل دو تین رسالے یا اخبار شائع ہوتے ہیں۔ مگر امر واقعہ کا اظہار ہوگا اگر یہ کہا جائے کہ ان میں وہ باتیں نہیں ہوتیں جنکی احمدی بچوں کے لئے ضرورت ہے۔ اور جو ہم اپنے بچوں کے دل و دماغ میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ضرورت اسی صورت میں پوری ہو سکتی تھی جبکہ ہمارا کوئی اہل قلم تعلیم کی پیچیدگیوں کا واقف اور بچوں کی زبان کا ماہر ادھر توجہ کرتا۔ کیونکہ ہم بچوں کو بیشک دین سکھانا چاہتے ہیں لیکن جب تک ایسی زبان میں بچوں کو دینی باتیں نہ بتائی جائیں۔ جو ان کے علم کے مطابق ہو اور جس کو وہ بخوبی سمجھ سکتے ہوں تب تک زیادہ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ بہت سی علمی باتوں و عربی زبان کے اصطلاحی اور گرانڈیل الفاظ کو سمجھنے کا یارا نہیں رکھتے۔ پس اس ضرورت کو محسوس کیا۔ اور اس نے کیا جو خدا کے فضل سے ان تمام باتوں کو نبھا سکتا ہے۔ چنانچہ ماسٹر صاحب موصوف نے اس رسالہ میں دکھا دیا ہے۔ کہ اگر اس رسالہ کی قدر ہوئی اور لوگوں نے آپ کا ہاتھ بٹایا یعنی اس کے اتنے خریدار ہو گئے۔ کہ یہ رسالہ اپنے وجود کو قائم رکھنے کے قابل ہو گیا۔ تو انشاء اللہ ایک بہترین رسالہ ثابت ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ بعض کمیاں اس میں ہیں۔ مگر خوبیوں کے مقابلہ میں وہ کچھ بھی نہیں۔ اور اگر احباب نے ادھر توجہ کی اور ماسٹر صاحب کی ہمت بڑھائی تو پھر انشاء اللہ یہ رسالہ ان کے بچوں کے لئے واقعی اتالیق ثابت ہوگا۔ اس رسالہ کی سالانہ قیمت کچھ بھی نہیں یعنی صرف عہ سالانہ اور فی پرچہ ۲ر ہم احباب سے پر زور اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اس کے مستقل خریدار بنیں یا کم از کم اس کا نمونہ کا پرچہ ۲ر کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیں اور دیکھیں کہ یہ رسالہ فی الواقع ایسا ہی ہے یا نہیں۔ جیسا کہ ہم نے کہا۔ خط و کتابت متعلق خریداری وغیرہ ماسٹر احمد حسین صاحب قادیان کے نام پر ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

ہمارا ہتھیار دعا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ
فرمودہ ۹ مئی ۱۹۱۹ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ:-

ہماری جماعت کی حالت اور اس کی تعداد اور اس کی طاقت جتنی بھی ہے۔ وہ سب لوگ تو انکو حقارت سے دیکھتے ہی ہیں۔ مگر ہم بھی اپنی حقیقت سے ناواقف نہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ عموماً لوگ اپنے آپ کو بڑا سمجھا کرتے ہیں۔ ذرا کسی کو مال ملتا ہے تو وہ اپنے آپ کو فرعون سے بڑا سمجھتا ہے اور کسی کو طاقت میسر ہوتی ہے۔ تو وہ رستم سے زیادہ جری اپنے آپ کو سمجھتا ہے مگر ہماری کمزوری اتنی بڑھی ہوئی ہے۔ کہ ہم اپنی کمزوری کو محسوس کرتے ہیں۔ حالانکہ لوگ اپنی کمزوری کو محسوس نہیں کیا کرتے۔

ہم مال کے لحاظ سے دنیا کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور نہ ثروت سے مقابلہ کر سکتے ہیں نہ طاقت سے اور نہ جتھے کے لحاظ سے مقابلہ کر سکتے ہیں نہ سیاسی رسوخ سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ نہ حکومت سے نہ سلطنت سے۔ غرض ان باتوں میں سے کسی بھی لحاظ سے ہمیں کسی قسم کی فوقیت دنیا پر حاصل نہیں اس کے مقابلہ میں ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ کوئی بھی مذہبی سلسلہ نہیں جو ہمارا دشمن نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی کمزور ہو۔ مگر اس کا دشمن بھی نہ ہو تو باوجود اس کے کمزور ہونے کے اس کے لئے خطرات نہیں ہیں۔

چونکہ اس کے مقابلہ میں کوئی نہیں۔ اس لئے اس کو خطرہ نہیں۔ مگر ہمارا معاملہ اس کے الٹ ہے ایک طرف تو کمزور ہم سے زیادہ کوئی نہیں دوسری طرف ہم سے زیادہ کسی کے دشمن نہیں۔ یا یوں کہو کہ جس قدر مذہبی سلسلہ ہیں۔ وہ سب کے سب ہمیں مٹانے کے درپے ہیں۔ کیونکہ جو ہم تعلیم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ سب کے سب اس سے ڈرتے ہیں۔ اور یقین کرتے ہیں۔ کہ اس تعلیم کے سامنے سب تعلیمیں ماند ہو جائیں گی۔ جیسا کہ بکری شیر سے ڈرا کرتی ہے۔ اسی طرح اس تعلیم سے جو ہمیں دی گئی ہے تمام سلسلے ڈرتے ہیں۔ اس لئے سارے کے سارے ہمارے مقابلہ کے لئے کھڑے ہیں۔ مذہبی طور پر نہ عیسائی ہم سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ اور نہ سکھ۔ نہ ہندو نہ آریہ۔ نہ جینی نہ بدھوں کو ہم سے ہمدردی ہے۔ نہ کسی اور کو یعنی مذہبی طور پر ہم سے ہر ایک نے جنگ چھیڑی ہوئی ہے۔ کونسی قوم ہے۔ جس کو ہم سے مذہبی طور پر ہمدردی ہے۔

اس میں شبہ نہیں۔ کہ ہم سیاست میں کسی سے لڑتے نہیں۔ گورنمنٹ کی وفاداری کے متعلق جو سیاست میں ہمیں حصہ لینا پڑتا ہے۔ وہ ہمارے مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے ہم دیگر ہر قسم کی تحریکوں سے علیحدہ ہیں اور نہ ہمارے پاس وقت ہے نہ مال ہے نہ آدمی ہیں کہ جن کو مذہب کے علاوہ سیاست میں لگائیں گورنمنٹ کی خدمت چونکہ ہمارا ایک مذہبی فرض ہے اس لئے ہم اس میں دخل دیتے ہیں اور اس خدمت کو ادا کرتے ہیں۔ جس طرح بھی ادا ہو۔ ہمیں گورنمنٹ کے متعلق تعلیم ہی ایسی دی گئی ہے۔ کہ جو گورنمنٹ سمجھدار ہو ہمیں اس سے کسی قسم کا خطرہ نہیں۔ حکومت سے ان لوگوں کو خطرہ ہے جو بغاوت کے خیال رکھتے ہوں۔ لیکن جن کے دل میں بغاوت و فساد کے خیالات ہی نہ ہوں انکو کسی امن پسند اور سمجھدار گورنمنٹ کے ماتحت کسی قسم کے خطرات نہیں۔ پھر بھی ہم بہت ہی ناتوان اور کمزور ہیں اور ساری مذہبی دنیا ہماری مخالف ہے۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم سوچ سوچ کر قدم اٹھائیں اور اپنے دشمنوں اور مخالفوں کے مقابلہ کی جو تدبیر کریں وہ عمدہ اور بہتر ہو۔ ہمارے مخالف ہمیں جسمانی طور پر دکھ دیتے ہیں۔ اور ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ککا میں ہماری ایک میت ہو گئی۔ احمدی جب دفن کرکے واپس لوٹے تو مخالفوں نے لاش کو قبر سے نکال کر کتوں کے آگے پھینکدیا۔ احمدی ان لوگوں کی ان حرکتوں کو دیکھتے تھے۔ مگر کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ اگر پولیس موقعہ پر نہ پہنچ جاتی تو قریب تھا کہ کتے لاش کو چیر ڈالتے۔

یقیناً جان لو کہ وہ خدا جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اور اس کام کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اس سے یہ ہرگز امید نہیں کہ ایسا مہتم بالشان کام سپرد کرکے بے ہتھیار چھوڑ دے گا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے جو جانور پیدا کئے ہیں۔ خواہ ان کی عمر چند گھنٹے ہی کیوں نہ ہو انکی خوراک بھی پیدا کی ہے۔ زمین کے اندر رہنے والوں کی خوراک کا سامان اس نے پیدا کیا ہے۔ پانی میں رہنے والوں کی خوراک کا سامان اس نے کیا ہے۔ نباتات کے لئے اس نے خوراک پیدا کی ہے حیوانات کیلئے اس نے جن کی ضروریات خوراک ایک جگہ نہ تھیں انکو پاؤں دیئے۔ تاکہ وہ چل پھر کر اپنی خوراک کو جمع کریں۔ وہ جانور جن کی خوراک گوشت ہے ان کو پنجے بھی دیئے اور جن کی خوراک گوشت نہیں۔ ان کو پاؤں دیئے ہیں اور درخت جن کی خوراک مختلف جگہوں سے مہیا نہیں ہوتی۔ ان کے لئے پاؤں کی ضرورت نہیں تھی۔ انکی جڑیں دی ہیں۔ تاکہ وہ زمین میں سے ہی اپنی خوراک حاصل کریں۔ پس ہمیں خدا نے پیدا کیا۔ اور خاص مقصد کے لئے کھڑا کیا ہے یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ہمیں کوئی ہتھیار نہ دیتا۔ ہتھیار اس نے دیا ہے۔ لیکن ہم میں بہت ہیں جو اس کو استعمال نہیں کرتے۔

اور وہ ہتھیار جو ہمیں دیا گیا ہے دعا کا ہے

اس میں شک نہیں کہ ہم مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اور ہم میں طاقت نہیں۔ کہ ہم اپنے دشمن کے حملوں سے بچ سکیں لیکن ہمیں ایک ایسی ہستی نے کھڑا کیا ہے۔ جس کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا۔ جس طرح یہ یقینی ہے۔ کہ ہم کسی کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اس سے کہیں زیادہ یہ بات یقینی ہے کہ جس نے ہمیں کھڑا کیا ہے اس کا بھی کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

اس لئے جہاں ہم جیسا کوئی بے کس اور بے بس نہیں ہے۔ وہاں روحانی طور پر ہم سے زیادہ طاقتور کوئی نہیں ہے۔ اگر ایک طرف ہم ساری دنیا کا نشانہ ہیں۔ تو دوسری طرف ساری دنیا ہمارا شکار ہے اگر تمام دنیا ہمیں زور سے دبانا چاہتی ہے۔ تو دوسری طرف امید ہے کہ تمام دنیا پر ہم ہی ہم ہونگے۔ جنگ و جدل سے نہیں۔ بلکہ روحانی طور پر کیونکہ ہمیں وہ طاقتیں اور قوتیں دی گئی ہیں جن کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا لیکن افسوس اس کا ہے کہ بہت کم ہیں۔ جو ان قوتوں اور طاقتوں اور ہتھیاروں کو استعمال کرتے ہیں۔ بہت ہیں جو سستی اور بے ہمتی کرتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ جس نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔ اس میں طاقت ہے۔ میں نے ایک دفعہ ایک رؤیا دیکھی کہ ایک بہت بڑا اژدہا ہے۔ اور وہ تمام دنیا میں پھرتا ہے اور جو اس کے سامنے آتا ہے۔ وہ اس کو کھا جاتا ہے اور لوگوں میں بہت خطرہ پھیلا ہوا ہے۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ میں ایک جماعت کے آگے ہوں اور میرے ہاتھ میں ایک عصا ہے۔ میں نے دیکھا کہ لوگ آدمی اس اژدہا کے آگے آگے بھاگے جاتے ہیں۔ مگر وہ اژدہا اس قدر تیز دوڑتا ہے کہ ان آدمیوں اور اس کے درمیان کا فاصلہ دم بدم کم ہوتا جارہا ہے۔ یہ دیکھ کر میں اس کو مارنے کے لئے دوڑا ہوں۔ اور خدا نے مجھ کو توفیق دی ہے کہ میں نے قریب پہنچکر سوٹا اٹھانا چاہا ہے۔ اسی وقت میرے ذہن میں یہ حدیث آئی کہ لا یدان لاحد بقتالھما جو یاجوج ماجوج کے متعلق ہے۔ کہ کسی میں طاقت نہ ہوگی کہ وہ ان کا سامنے سے مقابلہ کرسکے۔ پس جب ان کے مقابلہ کی طاقت ہی نہیں۔ تو پھر میں کیسے مقابلہ کرسکتا ہوں میرے یہ خیال ذہن میں آیا ہی تھا کہ وہ اژدہا میری طرف پلٹا اور چاہا کہ مجھ پر حملہ کرے۔ میں نے دیکھا کہ ایک چارپائی پڑی ہے جس کی لکڑیاں سلامت ہیں۔ مگر وہ بنی ہوئی نہیں۔ جونہی کہ اس نے مجھ پر حملہ کیا میں کود کر اس چارپائی کی پاٹیوں پر چڑھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور ایسا ہوا کہ میں اژدہا کی پیٹھ پر پہنچ گیا۔ اور میں نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے۔ اب میرے ذہن میں یہ بات آئی۔ کہ حدیث میں تو یہی بات آئی ہے کہ کوئی ہاتھوں سے اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا میں بھی اس کا مقابلہ ہاتھوں سے نہیں کرتا۔ میں تو دعا کرتا ہوں۔ پس حدیث میں تو ہاتھ سے سامنے مقابلہ کے لئے منع کیا گیا ہے۔ میں نے دعا کرنی شروع کی وہ تڑپنے لگا۔ اور مردہ ہو کر گر پڑا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ ہم ہر طرف سے خطرات میں گھرے ہوئے ہیں۔ اور خطرناک دشمن ہمارے ہر طرف ہیں۔ اور اس کے مقابلے کے ظاہری سامان ہمارے پاس کچھ بھی نہیں۔ پھر جو مشکلات زمانہ درپیش ہیں اور ہم جن جن مشکلات میں سے گذر رہے ہیں ان کی حد نہیں۔ جدھر دیکھتے ہیں گڑھا نظر آتا ہے مذہبی ضروریات ہمیں کھینچتی ہیں۔ کہ ہماری تمام تر توجہ اشاعت کی طرف ہونی چاہئے اور اشاعت میں لگ جائیں۔ اقتضاء دین یہ ہے۔ کہ ہم ساری توجہ ادھر لگا دیں لیکن سیاسی حالت آجکل ملک کی چاہتی ہے۔ کہ ہم اپنی توجہ کو ادھر پھیر دیں اور کوشش کریں کہ ملک ان مشکلات میں سے نکل جائے۔ اور وہ ایسی مشکلات ہیں جن کے باعث ہماری اشاعت میں بھی روک پیدا ہوتی ہے۔

ہم منافق نہیں ہیں کہ ادھر تو گورنمنٹ کو کچھ کہیں ادھر ملک کے لوگوں کے پاس گورنمنٹ کے خلاف باتیں کریں۔ یا ہمیں یہ خواہش نہیں کہ ہمیں اس طرح گورنمنٹ میں بھی نیک نامی حاصل ہو اور لوگوں میں بھی۔۔۔ گورنمنٹ سامان رکھتی ہے۔ فوجیں رکھتی ہے۔ اس لئے یہ اپنے مخالفوں کو اپنی طاقت کے بل پر دبا سکتی ہے۔ اور وہ لوگ جو ہمارے مخالف ہیں بڑے جتھے رکھتے ہیں۔ اگر ان میں سے بعض کو پکڑ لیا جائے۔ تو دوسرے ان کی جگہ کھڑے ہو سکتے ہیں ہماری حالت نازک ہے نہ ہم ہتھیار رکھتے ہیں۔ نہ ہمارے پاس فوجیں ہیں نہ ہم گورنمنٹ کے خلاف چلنے والوں اور بغاوت کرنیوالوں سے مل سکتے ہیں۔ نہ ہم منافقت سے ان کو خوش کرسکتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا مذہب ہمیں ایسے لوگوں سے علیحدہ رہنے کا حکم دیتا ہے۔ اور ہمارا ہادی اور رہنما جس نے اس وقت ہمیں خدا کی طرف بلایا۔ اس نے ہمیں حکم دیا ہے۔ کہ ہم بغاوت نہ کریں اور گورنمنٹ کی وفاداری اور خیر خواہی کریں کیونکہ خدا نے اس کو اس سلطنت کے ماتحت اس لئے پیدا کیا تھا کہ **یہ سلطنت تمام موجودہ سلطنتوں سے بہتر اور اچھی سلطنت ہے۔** پس ادھر تو ہماری مذہبی تعلیم ہمیں حکم دیتی ہے۔ کہ ہم کسی قسم کی شورش سے تعلق نہ رکھیں اور گورنمنٹ کے وفادار رہیں۔ ادھر ہم سے یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم منافقانہ طور پر لوگوں کو بھی خوش کرسکیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم گورنمنٹ کی وفاداری کرتے ہیں کیونکہ ہمارا مذہبی فرض ہے۔ لیکن ہمیں لوگ تکلیفیں دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ ہوتا ہے۔ کہ ہمارے دشمن جو ہم سے زیادہ ہیں ہمیں نقصان پہنچانے کے لئے گورنمنٹ کو غلط رپورٹیں دیتے ہیں۔ پہلے وفاداری سے لوگوں سے دکھ پایا۔ اب اپنا و وطن کی جھوٹی شکایتوں کے باعث گورنمنٹ کے بعض حکام سے دکھ پایا۔ اس کا یہ نتیجہ تو ہو نہیں سکتا کہ ہم اپنے مذہبی فرض کو ترک کردیں۔ پس ہم اپنے اصلی فرض کو ترک نہیں کرسکتے لیکن ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ ہم ہر حال میں اپنے مرکز پر قائم رہیں گے۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ ہر شخص میں ایسے حالات میں مرکز پر قائم رہنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ پس ایسی حالت میں ہمارا مذہب تعلیم کرتا ہے۔ کہ جب انتہائی ایسی حالت ہو تو خدا کے حضور جھک جاؤ۔

آج ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ افغانستان کی اندرونی حالت اچھی نظر نہیں آتی۔ ممکن ہے کہ وہ سرحد پر مشکلات پیدا کرے۔ ایسی صورت میں مشکلات اور بھی بڑھنے کا اندیشہ ہے۔ بہرحال اس وقت دعاؤں کی سخت ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شریروں کے شر سے بچائے۔ اور دوسری طرف جو ہم مسیح موعود کی تعلیم پر عمل کر کے ہر قسم کی شورشوں سے علیحدہ ہیں اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے شامل حال ہو

وید میں ایشور کی نسبت کیا تعلیم ہے

ایک آریہ معترض کا جواب

"یہ نوٹ منشی فضل حسین صاحب مہاجر احمدی نے لکھا ہے جو دو سال سے آریہ مذہب کی سٹڈی کر رہے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں منشی صاحب بہت جلد حق کی تائید اور باطل کی تردید کے لئے ایک ذخیرہ جمع کر لیں گے اور خدمت احمدیت پیش از پیش بجا لائیں گے۔"

آریہ معترض پاک کلام قرآن مجید کے الفاظ عرش کرسی وغیرہ سے ٹھوکر کھا کر بتقلید پنڈت لیکھرام و سوامی دیانند جی۔ کبھی کبھی یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ قرآن شریف جس خدا کو پیش کرتا ہے۔ وہ محدود اور مجسم ہے۔

حالانکہ ان الفاظ کے حقیقی معانی کا ایسے معترضوں کو علم ہوتا۔ تو وہ کبھی بھی اس بہتان عظیم کو قرآن شریف پر نہ تھوپتے۔ کیونکہ عرش اور کرسی کوئی مخلوق [illegible] نہیں جیسے کہ انسان اپنے استعمال میں لاتا ہے یہ [illegible] زبان میں عرش اور کرسی کے معنی سلطنت و [illegible] و علم کے ہیں۔

پس ان معانی کے سمجھ لینے کے بعد آریوں کے [illegible] اعتراض بادہ گوئی سے بڑھ کر اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھ سکتے۔

قرآن پاک جس خدا کو دنیا میں پیش کرتا ہے۔ اس کی نسبت یہ کھلے الفاظ میں بتلاتا ہے کہ وہ ذات لیس کمثلہ شئی اور اللطیف و الخبیر ہے جب ایسے بیانات قرآن شریف میں مرقوم ہیں۔ تو کس طرح ایک محقق یہ باور کر سکتا ہے۔ کہ قرآن جس خدا کو پیش کرتا ہے۔ وہ محدود اور مجسم ہوگا۔

برخلاف اس کے ہم خدا کے فضل و کرم سے ذیل میں دیانند جی مہاراج کے کئے ہوئے ترجمہ کی رو سے ہی ثابت کرتے ہیں۔ کہ وید جس ایشور کو پیش کرتا ہے وہ محدود المقام اور مجسم ہے۔

پس قرآن مجید پر اعتراض کرنے والوں کو اپنے گھر کی طرف نگاہ کر کے دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ جس پاک کلام پر اپنی لاعلمی اور دوسروں کی کاسہ لیسی سے اعتراض کرتے ہیں۔ ان اعتراضات کی مورد خود انہی کی کتب ہیں۔ ملاحظہ ہو پہلا وید منتر۔

"اے پرمیشور جس جس مقام سے آپ دنیا کے بنانے اور پالنے کے لئے حرکت کریں اس اس مقام میں سے ہمارا خوف دور ہو۔"

(اردو رگوید آدی بھاش بھومکا صفحہ ۲۳ ہندی صفحہ ۳)

(بحوالہ یجروید ادھیائے ۳۶ منتر ۲۲)

جس چیز میں حرکت ہوگی۔ لازمی ہے۔ کہ وہ محدود ہو کیونکہ غیر محدود میں حرکت ہونی محال ہے۔ پس ثابت ہوا کہ بقول وید ویدک ایشور محدود ہے۔ اسی طرح کا دوسرا وید منتر ملاحظہ ہو۔

"وہ (سماوردھا) ہمیشہ بڑھنے والا ..... حیرت انگیز صفت فعل۔ عادات سے متصف پرمیشور"

(دیانندی تفسیر یجروید بھاشا صفحہ ۵۵ ادھیائے نمبر ۳ ۔ منتر ۴)

اس وید منتر سے بھی ویدک ایشور محدود ٹھہرا کیونکہ جو چیز ہمیشہ ترقی کی طرف مائل ہوگی۔ اسے کوئی بھی غیر محدود نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ مثلاً آج وہ چیز دس حصہ بڑھی ہے۔ تو ضرور ہے قبل از ترقی وہ دس حصہ کم ہو۔ اور جس میں کمی اور زیادتی کا امکان نہیں بلکہ یقینی ہو۔ اس پر اس کے متعلق کوئی عقلمند نہیں کہہ سکتا کہ وہ غیر محدود ہے۔ بلکہ اسے محدودیت کا فتویٰ دیگا۔ اس طرح کے اور بھی کئی ایک وید منتر موجود ہیں جن سے بوضاحت ویدک ایشور کا محدود المقام وغیرہ ہونا ثابت ہو سکتا ہے۔ مگر بخوف طوالت صرف ان ہر دو پر ہی اکتفا کی جاتی ہے۔

نبی آخر الزماں کی نسبت

بائیبل میں پینتیس ۳۵ پیشگوئیاں

"شیخ عبد الخالق صاحب نو مسلم نے ایک قابل رشک رسالہ لکھا ہے۔ جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بائیبل کی پینتیس پیشگوئیاں نئے طرز میں دکھائی ہیں۔ برادر موصوف نے بھی حلقہ میں رہکر بائیبل کو اس کی اصل زبان یونانی میں مطالعہ کیا ہے۔ ان کی معلومات اس بارے میں بہت اچھی ہیں۔ یہ مضمون بطور نمونہ ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ احباب اگر پوری توجہ فرمائیں گے۔ تو یہ رسالہ مکمل شائع ہو سکیگا۔ اور عجب نہیں کہ تشحیذ کا ہی اگلا نمبر ان دُرر گرانمایہ کا حامل ہو۔"

الذین اتینٰھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم وان فریقاً منھم لیکتمون الحق وھم یعلمون (سورہ بقر)

"لیکن میں تمہیں سچ کہتا ہوں۔ کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آئیگا" انجیل یوحنا ۱۶/۷ آیت

تمام بائیبل خواں جانتے ہیں۔ کہ مسیح کے ہمعصر بلکہ مسیح کے استاد یوحنا بپتسمہ دینے والے سے یہود نے ایک سوال کیا تھا۔ جو انجیل یوحنا ۱/۱۹ میں مندرج ہے۔ یعنی "یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں

سو بھیجا کہ اس ...... (یوحنا) سے پوچھیں کہ تو کون ہے - اور اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا - بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں - تب انھوں نے اس سے پوچھا تو اور کون ہے - کیا تو الیاس ہے - اس نے کہا میں نہیں ہوں - پس آیا تو وہ نبی ہے - اس نے جواب دیا نہیں - تب انھوں نے اس سے کہا کہ تو کون ہے - تاکہ ہم انھیں جنھوں نے ہمکو بھیجا ہے - کوئی جواب دیویں - تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے - اس نے کہا کہ میں جیسا یشعیاہ نبی نے کہا - جنگل میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں - کہ تم خداوند کی راہ درست کرو" انجیل یوحنا باب ۱ - آیت ۱۹ لغایت آیت ۲۳ - یہود کے کاہنوں اور لیویوں کے سوال اور یوحنا کے جواب سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح کے عہد کے یہود کے علماء بھی مسیح اور ایلیا کے سوا ایک اور نبی کو آنے والا جانتے تھے - اور اس کے بھی منتظر تھے اور ہرگز مسیح پر حصر نہ تھا - اور وہ نبی ان میں ایسا مشہور تھا کہ اس کے ذکر کے لئے فقط اشارہ کافی تھا - اور اس اشارہ سے مخاطب سمجھ لیتا تھا - ورنہ اس مقام میں کوئی وجہ اخفا اور ابہام کی نہیں ہو سکتی -

علاوہ ازیں یوحنا کے ساتویں باب میں ہے آیت ۳۷ - "عید کے پچھلے بڑے دن میں یسوع نے کھڑے ہو کر پکار کر کہا کہ اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آوے - اور پیئے - تب ان لوگوں میں سے بہتیروں نے یہ سن کر کہا - البتہ یہ وہ نبی ہے اوروں نے کہا یہ مسیح ہے - سو اسکی بابت لوگوں میں اختلاف ہوا"

اس عبارت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہودی لوگ مسیح کے سوا ایک اور نبی کے بھی منتظر تھے - اور اس لئے ان میں حضرت مسیح کی بابت اختلاف ہوا - کہ آیا یہ وہ "نبی" ہے یا "مسیح" ہے - پس وہ نبی یقیناً مسیح کے سوا دوسرا ہے - اور پہلی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نبی ایلیا کے بھی سوا ہے - اور علاوہ ازیں یوحنا کے چھٹے باب میں اس معجزہ کے بیان کے بعد کہ حضرت مسیح نے پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں سے پانچ ہزار آدمیوں کو کھلایا تھا چودھویں درس میں یوں ہے" - تب ان لوگوں نے یہ معجزہ جو یسوع نے دکھلایا - دیکھ کر کہا - البتہ یہ وہی نبی ہے جو دنیا میں آنے والا تھا"

اس عبارت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے کے لوگ یقیناً اس نبی کے منتظر تھے اور پہلی عبارتوں سے معلوم ہوا کہ وہ مسیح اور ایلیاہ کے سوا ہے - پس اب جبکہ مذکورہ بالا تمام حوالجات سے صاف عیاں ہے - کہ مسیح کے زمانے تک اہل یہود کے علماء و فضلاء ثلاثہ انبیاء کے منتظر تھے - یعنی اول ایلیاس - دوئم مسیح - سوئم وہ نبی - سو اب دیکھنا اس امر کا ضروری ہے - کہ بموجب مسلمات یہود و نصاریٰ کے ایلیا اور مسیح کے واسطے تو کتب بائیبل میں پیشگوئیاں موجود ہیں - اور مسیحیوں کے نزدیک تو وہ آبھی گئے - تو اب تیسرے آخری نبی کیلئے بائیبل میں پیشگوئیاں موجود ہیں - کہ نہیں - اور وہ کون نبی ہے -

مضمون ہذا کی تمہید میں ہم یہ بھی عرض کریں گے کہ بعض مسیحی علماء نے یوحنا ۱/۱۹ کی لفظ "وہ نبی" کی یہ تاویل کی ہے - کہ اس سے مراد یہ تھی - کہ اس زمانے کے یہود یہ خطاب "وہ نبی" مسیح کو دیتے تھے یعنی آنے والے موعود مسیح کو کبھی مسیح بھی کہتے تھے کبھی اسے وہ نبی کہہ کر یاد کرتے تھے - بالکل غلط ہے - کیونکہ سردار کاہن اور لاوی لوگ تو اس محاورہ سے خوب واقف ہونگے - پس ان کا یہ سوال کرنا کہ "آیا تو مسیح ہے" اور یوحنا کے نفی کے جواب کے بعد فوراً "آیا تو وہ نبی ہے" علماء کا سوال صاف سوائے مسیح کے دوسری شخصیت قائم کرتا ہے - ورنہ جب یوحنا نے مسیحیت سے انکار کیا تھا - اسی سے اگر وہ نبی کا خطاب مسیح کے لئے ہوتا تو اس کا بھی رد ہو چکا تھا - کیونکہ بقول ایسے مسیحی علمائے کے "مسیح اور وہ نبی" ایک ہی شخص کے دو خطاب یا اسماء تھے - پس کاہنوں اور لاویوں کا مسیحیت کی نفی پر پھر سوال کرنا کہ "آیا تو وہ نبی ہے" صاف ثابت کرتا ہے - کہ یہ شخصیت مسیح کے سوائے کوئی دوسری ہے - جیسا کہ ہم ذیل میں پینتیس (۳۵) صریح پیشگوئیوں سے ثابت کریں گے -

دوسرا جواب اس کا یہ ہے - کہ یہ محاورہ ہرگز یہود میں نہ تھا - اگر کوئی شخص یہود کی طالمود میں خواہ یروشلم کے گیمرا میں - یا بابل کے گیمرا میں دکھلا دے یا تارگم یا کسی اور معتبر کتاب یہود میں اس محاورے کو دکھلا دیوے - تو ہم اس کو یکصد روپیہ انعام دیں گے مگر ہم دعوے سے کہتے ہیں - کہ یہ بالکل دھوکہ ہے - یہود میں کوئی ایسا محاورہ نہ تھا - جیسا یوحنا ۱/۱۹ سے معلوم ہوا -

پہلی دلیل

یوحنا کی انجیل ۱۶/۷ میں ہے "لیکن میں تمھیں سچ کہتا ہوں - کہ تمھارے لئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے - کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تمھارے پاس نہ آئیگا"

مسیحی علما کہتے ہیں - کہ اس سے مراد روح القدس ہے - جو مسیح نے صعود آسمان کے بعد اپنے شاگردوں پر نازل فرمائی - لیکن یہ توجیہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہ امر تو ظاہر سے زیادہ ظاہر ہے - کہ روح القدس تو کبھی مسیح سے علیحدہ نہ ہوتا تھا - چنانچہ بپتسمہ کے وقت کبوتر کی مانند نازل ہوا تھا - اور اس کے بعد کسی ایماندار کا حق نہیں - کہ وہ یہ کہے کہ روح القدس جناب مسیح سے الگ ہو گیا تھا - یا شاگردوں کو قبل از صعود مسیح روح القدس نہ ملا تھا - یہ بدیہی البطلان ہے - کیونکہ تمام مسیحی مذہب سے واقف لوگ جانتے ہیں - کہ مسیحیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بغیر روح القدس کے کوئی شخص ہرگز کوئی نیک کام کر ہی نہیں سکتا پس یہ کہنا کہ مسیح نے اس جگہ روح القدس کا وعدہ کیا تھا یہ معنی رکھتا ہے گویا کہ مسیح اور شاگرد اس سے پہلے روح القدس سے ناآشنا محض تھے - یا بالفاظ دیگر وہ نیکی سے دور تھے - اور یہ صریح البطلان ہے -

دوسرا امر یہ بھی قابل غور ہے - کہ مسیح کے بعد کلیسیا میں صدہا مسیحی علماء ایسے گذرے ہیں جنھوں نے دعویٰ کیا ہے - کہ ہم وہی موعود ہیں - جس کا ذکر

مسیح نے یوحنا ۱۶/۱۲ میں کیا ہے۔ اور ایسے لوگ خصوصاً دوسری صدی "یا پانچویں صدی مسیحی میں گذرے ہیں پس اگر اس جگہ سے مراد روح القدس ہوتی تو کیا ایسے علماء یہ نہ سمجھ سکتے تھے۔

سوئم یہ کہ آجکل یونانی انجیل یوحنا میں مذکورہ مقام پر لفظ

پارقلیط یا پاراکلی طوس لکھا ہے۔ اور معنی اس لفظ کے تسلی دینے والا اور مدد کرنے والا یا وکیل کے بھی ہیں۔ دیکھو یوپ کی لغت یونانی۔ اور اسپر بھی طرہ یہ کہ اس لفظ کے لئے محاورۃً اسم و حرف ضمیر و صفت وغیرہ بصیغہ مذکر مستعمل نہیں ہوتے۔ بلکہ یونانی میں نہ اس کے لئے علامت تذکیر ہے اور نہ تانیث۔ دیکھو "وینرکی گرامر یونانی"۔

پس اگر اس سے ہمارا مدعا ثابت نہیں ہوتا ہے۔ تو بھی تثلیث کے مدعا کی بطالت تو روز روشن سے بھی نمایاں ہے کیونکہ اگر یہی روح القدس اقنوم الٰہی ہوتا۔ تو اس کا مذکور ایسا نہ ہوتا جیسی غیر شخصی چیز کا۔ پس عقیدہ تثلیث تو بحال نہیں رہ سکتا جس کا جزو ثالث اسے گردانا جاتا ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ اس جگہ سے ہمارا مدعا تو صاف ثابت ہے۔ کیونکہ تسلی دینے والا آنے والا مذکر ہے جس کو تم نے اسماء و ضمائر غیر شخصی سے ملا دیا۔ اور ظاہر کر دیا کہ یہ استعمال از راہ استعارہ و مجاز کے ہے۔ اس لئے مختلف تراجم میں تم کبھی اسے مذکر اور کبھی مونث لکھتے ہو۔ یہ بھی تمہاری وہی تحریف ہے۔ جو سب سے پہلے یوحنا ۱۴ میں تم نے کی تھی جیسے ہم ابھی ثابت کریں گے۔ مذکورہ بالا بیان سے ظاہر ہوا کہ یوحنا ۱۶/۱۲ میں پہلے کوئی اور لفظ تھا۔ کیونکہ روح القدس تو ہر وقت مسیح اور حواریین مسیح کے ساتھ رہتا تھا۔ اور پھر بعض علماء مسیحی اشخاص کا دعویٰ کرنا کہ ہم یوحنا ۱۶/۱۲ والے موعود ہیں۔ اور اب جو لفظ لکھا جاتا ہے۔ وہ بھی مبہم ہے۔ جیسا ہم نے دکھلا دیا۔ کیونکہ تثلیث کا ایمان کبھی اس سے بحال نہیں رہتا۔ اب سوال یہ ہو سکتا ہے کہ اس جگہ پہلے دوسرا کون لفظ ہے۔ پس واضح ہو کہ اس جگہ

یونانی میں دراصل لفظ پیرے کلوطوس اور عربی میں محمد یا احمد تھا۔ اسی اسم پاک کی وجہ سے بعض علماء مسیحی مذہب نے مذکورہ دعویٰ کیا تھا۔ مگر پھر یا تو دیدہ و دانستہ تحریف کی گئی یا یونانی کی تجنیس خطی کی وجہ سے کیونکہ الفاظ و اسماء میں عموماً غلطیاں بکثرت ہوتی رہی ہیں۔ چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے ہم دکھاتے ہیں کہ ایسے الفاظ جن میں تجنیس خطی لکھنے میں عام طور پر موافقت و مشابہت ہوتی ہے۔ ایک کی جگہ دوسرا لکھا جاتا ہے۔ اور یہی حال مقام متنازعہ یوحنا ۱۶/۱۲ کے الفاظ "پیرے کلوطوس" یا پاقلی طوس کا ہے۔

مثال اول ۱ تمطاوس ۳/۱۶ میں اصل الفاظ "وہ جو جسم میں ظاہر ہوا" تجنیس خطی کی وجہ سے "وہ جو" کی جگہ نادان کاتب نے خدا لکھ دیا جس کی صورت O-OC.ΘC لفظ "وہ جو" یا "خدا" یہ غلطی اب مسلمہ ہے۔

مثال دوم۔ متی کی انجیل ۲۷/۹ میں ہے۔ "جو یرمیاہ نبی نے کہا تھا" حالانکہ یرمیاہ کی کتاب میں یہ پیشگوئی درج نہیں۔ بلکہ ذکریاہ کی کتاب میں موجود ہے۔ پس یہ غلطی بھی تجنیس خطی کی وجہ سے ہوئی ہے یعنی زخ 10 کے عوض یر 20 کسی نادان کاتب نے لکھ دیا۔ اور وجہ یہ کہ ایسے الفاظ میں کچھ تھوڑا سا ہی فرق ہوا کرتا ہے یہی حال یوحنا ۱۶/۱۲ میں ہوا۔

مذہب اسلام میں بادشاہ کی اطاعت

موجودہ شورش میں اگر بعض نام کے مسلمانوں نے حصہ لیا ہے۔ تو اس کی وجہ سے قرآن مجید و حدیث سے ناواقفیت ہے۔ کیونکہ قرآن مجید اور حدیث کے کسی ماہر اور عامل شخص سے ایسی حرکت کبھی سرزد نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ قرآن مجید میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بادشاہ کی اطاعت ہر مسلم کے لئے ضروری ہے۔ جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر

کہ اے مومنو اگر تم اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے ہو تو تم پر لازم ہے کہ خدا کی اطاعت کرو اور خدا کے رسول کی اور جو تم پر حاکم ہوں ان کی اطاعت کرو۔ اگر تم میں کسی چیز یا مسئلہ کے بارے میں اختلاف یا تنازع واقع ہو تو اس کا فیصلہ قرآن مجید یا حدیث سے کر لیا کرو۔ پس دنیاوی معاملات میں اولی الامر یعنی حاکموں کی اطاعت کرنی از روئے قرآن مجید ضروری ہے۔ اور از روئے حدیث قال اوصیکم بتقوی اللہ عزوجل والسمع والطاعۃ وان تأمر علیکم عبد (ترمذی) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے تقوے کی۔ اور سمع اور اطاعت کی اگر تم پر کوئی حبشی غلام ہی امیر ہو۔ اور دینی اور مذہبی امور میں قرآن مجید اور حدیث کی پیروی کرنا لازمی ہے۔

پس ایسی محسن گورنمنٹ کی (جس نے مذہبی معاملات میں بالکل آزادی دے رکھی ہے) اطاعت نہ کرنا کسی مسلم کے لئے جائز نہیں ہے کیونکہ گورنمنٹ برطانیہ کا وجود ہمارے لئے خدا کا ایک بڑا احسان ہے۔ جسکا شکر کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح گورنمنٹ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ اس نے ہمارے امن اور آسائش کے لئے ذرائع نکالے پس بموجب حدیث من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ گورنمنٹ کا بھی شکر کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا کہ زمین میں انتظام کے ہوتے ہوئے فساد کو نہ پھیلاؤ۔ ولا تعثوا فی الارض مفسدین زمین میں مفسد بن کر مت پھرو۔ مگر بعض نادانوں نے موجودہ شورش میں غلط افواہیں پھیلائیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ واذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم کہ جب کوئی بات امن یا خوف کی سنتے ہیں تو اس کو لوگوں میں پھیلاتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ اس کو رسول

(یا بڑا اس کا قائم مقام ہو) اور اپنے حاکموں کی طرف سپرد کر دیتے جو ان کو سمجھنے کا سلیقہ رکھتے۔ تو یہ بہت بہتر ہوتا۔ موجودہ شورش کا بھی باعث یہی ہوا کہ بعض بغاوت اور فساد چاہنے والوں نے نا واقف لوگوں میں جھوٹی افواہیں پھیلائیں اور رولٹ ایکٹ کو اپنے خیالات پھیلانے کے لئے ایک ذریعہ بنایا کہ رولٹ ایکٹ میں اہل ہند پر بہت سختی سے کام لیا گیا ہے۔ اول تو رولٹ ایکٹ کا اجراء ہی نہیں ہوا تھا اور نہ ہی اس میں کسی قسم کی سختی کیگئی ہے۔ اور وہ ہے بھی باغیوں اور ڈاکوؤں اور فسادیوں کے لئے۔ جیسا کہ رولٹ ایکٹ میں لکھا ہے۔ کہ یہ ایکٹ تمام کے تمام جرائم پر حاوی نہیں ہوگا۔ بلکہ محض انہی جرائم پر جو ضمیمہ مشمولہ میں مندرج ہیں۔ اور جن میں صرف اس قسم کے جرائم مثلاً قتل ڈاکہ لوٹ وغیرہ شامل ہیں۔ اور ہتھیار رکھنے کے جرائم لیکن یہ جرائم اس قانون کے زیر اس وقت ہی آئیں گے جب ان کا تعلق انقلاب انگیز تحریکوں سے ہوگا۔ اور جب ان کا ارتکاب بہ نیت یا نہ نیت سے ہوگا۔ پھر یہ بھی نہیں کہ بغیر سماعت مقدمہ کے مجرم کو سزا دی جاویگی۔ بلکہ لکھا ہے کہ تین جج ہائیکورٹ کے سنتے ہونگے۔ مقدمہ کی سماعت میں عدالت اسی طریق کی پیروی کرے گی۔ جس پر عام طور پر مجسٹریٹ تنقیح میں عمل پیرا ہوتے ہیں۔ پس آپ غور فرماویں کہ اس میں کیا سختی ہے۔ اور اگر اس میں کسی قسم کی سختی ہوتی بھی۔ تو اس کا ازالہ وفد یا میموریل کے ذریعہ سے ہو سکتا تھا۔ اور اس میں رعایا کے حقوق کو روکا نہیں گیا۔ اگر ایسا ہوتا بھی تو از روے حدیث کسی مسلم کو جائز نہیں کہ وہ بادشاہ کی اطاعت چھوڑ دے جیسا کہ حدیث مسلم میں آیا ہے۔ عن وائل الحضرمی عن ابیہ قال سأل سلمۃ ابن یزید الجعفی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللّٰہ ارأیت ان قامت علینا امراء یسألونا حقھم ویمنعونا حقنا فما تامرنا فاعرض عنہ ثم سألہ فاعرض عنہ فجذبہ الاشعث ابن قیس فقال اسمعوا اطیعوا یعنی

رسول کریم سے دریافت کیا کہ اے نبی اللہ بتائیں تو سہی کہ اگر ہم پر ایسے حکام ہوں کہ وہ اپنے حق تو ہم سے لیں۔ اور جو رعایا کے حق بادشاہوں پر ہوتے ہیں وہ ہم سے روکیں۔ تو پھر ہمیں کیا حکم ہے اس بادشاہ کی اطاعت کریں یا نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کر لیا۔ پھر پوچھا۔ پھر اعراض کر لیا۔ پھر اشعث بن قیس نے اسے کھینچا کہ رک جائے۔ تو فرمایا رسول اللہ نے تمہیں اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنی چاہئے۔

پس اے میرے بھائیو! اس عادل اور محسن گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہئے۔ اور ہر قسم کی بدامنی پیدا کرنے والی باتوں سے بچتے رہنا چاہئے۔ ان اللّٰہ لا یحب المفسدین۔ اللہ تعالےٰ فساد پھیلانیوالوں کو دوست نہیں رکھتا۔

جلال الدین احمدی سیکھوانی (قادیان)

اعلان ضروری

میں نے ایک مضمون "ہمارا آقا صلعم" کے عنوان سے ریویو اردو میں شروع کیا ہوا ہے۔ اور اس کے کئی نمبر نکل بھی چکے ہیں۔ چونکہ اس مضمون کو پوری نظر ثانی کے بعد ایک مستقل کتاب کی صورت میں چھپوانے کی تجویز ہے۔ اور انگریزی ریویو میں بھی اس کا ترجمہ شروع کرنیکا ارادہ ہے۔ اس لئے میں نہایت مشکور ہونگا کہ احباب اس کے متعلق کوئی ایسی تجاویز سوچکر ان سے مجھے مطلع فرمادیں۔ جو اسے زیادہ مفید اور دلچسپ اور عام فہم بنا سکیں۔ اور اگر اس میں کوئی غلطی یا کمی نظر آتی ہو تو اس سے بھی مطلع فرمادیں۔ اور اس کے متعلق کوئی اور مناسب تجویز اگر کسی دوست کے دل میں ہو تو وہ بھی تحریر فرمادیں تاکہ نظر ثانی کے وقت ان سب باتوں کو مد نظر رکھا جا سکے۔ یہ بھی تحریر فرمادیں کہ کتابی صورت میں اس مضمون کو کس نام سے موسوم کیا جاوے۔ خاکسار [illegible]

مختلف خبریں

سرحد افغانستان پر فساد ۔ شملہ ۹۔ مئی۔ لنڈی کوتل میں دشمن کی افواج کو کمک پہنچگئی ہے۔ اور اس کی افواج نے آش خیل کی طرف پیش قدمی کی اور اس طرح اب انہوں نے اس علاقہ پر دست برد کی جو غیر متنازع طور پر برطانوی حدود کے اندر ہے۔

موجودہ صورت معاملات کی ایک اہم نوعیت یہ ہے کہ امیر کی اپیلیں خود مختار قبایل کی ہمدردی حاصل نہیں کر سکیں۔

پشاور میں مارشل لا ۔ شملہ ۹۔ مئی۔ کل پشاور شہر میں مارشل لا کا اعلان کیا گیا کچھ عرصہ سے پشاور میں افغان پوسٹماسٹر اپنی پوزیشن سے سخت ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اشتعال انگیز لٹریچر تقسیم کر رہا تھا۔ ڈاکخانہ چھوڑکر شہر کے وسط میں گیا۔ جہاں اس نے اپنے ارد گرد پشاور کی بھاری افغان آبادی میں سے کچھ مسلح بدمعاشوں کے ایک گروہ کو جمع کر لیا۔ اور کھلے طور پر برٹش حکومت کی مخالفت کی۔

ایجی ٹیٹروں کی گرفتاری ۸ مئی کو بوقت ۲ بجے بعد دوپہر شہر کے گرد بسرعت ایک گھیرا ڈال لیا گیا۔ یہ انتظام ایسے پوشیدہ طور پر کیا گیا کہ افغان پوسٹماسٹر اور اس کے عملہ کو مطلقاً اس کا علم نہ ہوا۔ اور انہوں نے فوراً اپنے آپ کو ہمارے حوالہ کر دیا۔ تین ہندوستانی ایجی ٹیٹروں نے جو دشمن کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔ یعنی ڈاکٹر گھوش۔ عبد الجلال اور نہال سنگھ نے تھوڑی دیر بعد اپنے آپ کو حوالہ کر دیا۔

ڈکہ پر ہوائی حملہ شملہ ۱۰ مئی۔ ۹ مئی کی صبح کو ڈکہ (افغانستان) پر جو ہوائی حملہ کیا گیا تھا نہایت اعلیٰ نتائج حاصل کئے گئے۔ جلال آباد میں نائب سالار جو ڈکہ میں کمان کر رہا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ سخت مجروح ہوا ہے۔ کیمپ اور گھوڑوں کی لائنوں پر براہ راست نشانے لگائے گئے۔ اور سے خیمے جلا دیئے گئے اور آتشزدگیاں شروع ہوگئیں۔ کل [illegible] بم گرائے گئے۔

اشتہارات

دو نئی کتابیں

معارف القرآن } حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے درس قرآن شریف سے پہلے دس پاروں کے نوٹ مرتبہ قاضی اکمل صاحب قیمت اصلی ۱۰ اور رعایتی ۸

براہین العقائد } ہستی باری تعالیٰ ملائکہ۔ قرآن مجید کے عہدہ۔ سلسلہ الہام آنحضرت صلعم کی صداقت قیامت اور تقدیر پر سلسلہ احمدیہ کے نامور علماء کے مضامین پر از دلائل درج ہیں۔

قاعدہ یسرنا القرآن

جو چند ماہ سے بالکل ختم ہو چکا تھا۔ اب اس کے پیر منظور محمد صاحب مصنف قاعدہ نے بہت سی ضروری اصلاح و مفید ترمیم فرمائی ہے۔ انشاء اللہ اب کی مرتبہ یہ مشہور و معروف قاعدہ پہلے سے بھی زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ دو چار روز تک مطبع سے طبع ہو کر آنے والا ہے۔ قیمت بوجہ غیر معمولی گرانی کے ۸ر مکمل اور ۱ر حصہ اول کی رکھی گئی ہے۔ جو بمقابلہ ان فوائد اور سہولیتوں کے جو اس قاعدہ کے ذریعہ حاصل ہیں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ احباب اس مفید قاعدہ سے نہ صرف اپنے بچوں کو مستفید کریں بلکہ غیر احمدیوں میں اس کی کثرت سے اشاعت کر کے اجر دارین کے مستحق بنیں۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں ملنے کا پتہ محمد فخر الدین ملتانی۔

مہتمم احمدیہ کتب ایجنسی قادیان

اصلی ہمیرا امیریکا سرمہ ست سلاجیت

سرمہ کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلیفہ اول نے کی اور سرمہ کی ترکیب انہوں نے ہی بتلائی ہے۔ اور فرمایا ہے۔ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" ہمیرے کی قیمت فی تولہ عہ اور سرمہ فی تولہ عہ **ست سلاجیت** فی تولہ عہ مقوی اعضائے رئیسہ مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر دق شیخوخیت قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ اور درد مفاصل کے لئے مجرب ہے۔

المشتہر
احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

ضرورت ضرورت ضرورت

ہمیں ڈیرہ دون دوکان کے لئے ایک تجربہ کار دیانتدار اور محنتی احمدی ڈرائیور کی ضرورت ہے جو موٹر کاروں کی مرمت کا کام بخوبی جانتا ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ احمدی احباب عند الضرورت ہم سے ٹائر اور ٹیوب اور فورڈ اور لینڈ کار کا نیا مال منگوا کر فائدہ اٹھا دیں اور پہنچائیں۔ پتہ:۔
محمد امین فضل کریم دی پنجاب موٹر سٹور ریلوے سٹیشن ڈیرہ دون

ضرورت ملازمین

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ذیل کے اساتذہ کی ضرورت ہے
دو بی۔ اے۔ بی ٹی
دو ایس۔ وی
دو جے۔ وی۔ یا نارمل پاس
دو ڈرائنگ ماسٹر
ایک شاستری سنسکرت دان
تنخواہ معقول
درخواستیں معہ نقول اسناد و سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے نام فوراً قادیان آنی چاہئیں۔

حب اکسیر جنین

یہ گولیاں مولانا نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجربات سے ہیں۔ جو گھر اسقاط حمل یعنی الٹھرا کی بیماری کی وجہ سے ویران تھے جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دیکر دل کو پاش پاش کر دیتی تھی یا قبل از وقت حمل ضائع ہو جایا کرتے تھے یا جن کے بچے پیدا ہونے کے بعد کچھ دن زندہ رہ کر فوت ہو جایا کرتے تھے اور والدین کے کلیجے صدمے سہتے سہتے ناامید و مایوس ہو چکے تھے اب وہ سب گھر ان گولیوں کے استعمال سے بھرے ہوئے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ
نظام جان عبد الرحمن کاغانی قادیان ضلع گورداسپور

آنکھیں بڑی نعمت ہیں

ان کی قدر کرو۔ اگر ان کے متعلق کوئی شکایت ہے تو اس کے علاج میں کوئی سستی نہ کرو۔ خاکسار کو امراض چشم کے معالجہ کا بفضل خدا اچھا تجربہ ہے۔ مرض کی تشخیص کے لئے پہلے معائنہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے بعد مناسب دوا دی جاتی ہے۔ اور آنکھیں بنائی بھی جاتی ہیں۔ ناخونہ موتیابند پڑوال پھولا جالا ککرے ضعف بصارت خارش چشم وغیرہ امراض میں سے تشخیص شدہ شکایات کے لئے خاکسار کی مفصلہ ذیل ادویہ بفضل خدا نہایت مفید و موثر ہیں جو بذریعہ وی پی بھیجی جاتی ہیں۔ دیگر امور ضروری بذریعہ خط و کتابت طے فرمائیں۔ ککروں کا سرمہ فی تولہ ۱۲ گوہر دافع ضعف بصر عہ۔ خارش چشم کا انجن فی تولہ عہ
سرمہ مروارید ی فی تولہ عہ
ملنے کا پتہ
حکیم محمد اسمعیل (گرڈ دیوالہ) قادیان ضلع گورداسپور

تریاق دمہ

دمہ یعنی ضیق النفس کے لئے تو اکسیر ہے کھانسی کو دور کرنے کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ کیسا ہی کہنہ مرض ہو اس تریاق کے استعمال سے فوراً دور ہو جاتا ہے جن لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ اور بعض اخبارات اور اطبا کے سرٹیفکیٹ موجود ہیں قیمت فی شیشی ۱۰ر
خواجہ معین الدین احمدی قادیان پنجاب

چند ملازمین کی ضرورت

احمدیہ سٹور میں چند ملازمین کی ضرورت ہے۔ جو وزن کشی کر سکیں۔ اور حساب کو لکھنا جانتے ہوں تنخواہ عہ عہ عہ حسب لیاقت
تمام درخواستیں بنام سیکرٹری احمدیہ سٹور قادیان آنی چاہئیں۔